Ghulām Sarvar Lāhawrī

Dīvān-i ḥamd-i ezidī

بعون صانع حکیم و مکان فضل خلاق زمین و زمان

نادر مجموعہ غزلیات کا ردیف وار حمد باری میں کلام گہربار نصائح کا نامہ دیباچہ

دیوانِ حمدی

جسکو کمال تنقیح و تزئین کے ساتھ حکمران ملک سخنوری مفتی غلام سرور لاہوری نے نظم فرمایا

در مطبع نامی منشی نولکشور کانپور میں بزیور طبع مزین ہوا

بسم الله الرحمن الرحیم

بحمد ایزدی ترکن زبان گوهر افشان را
چو ابر آذر می کن گوهر افشان چشم گریان را

مقید شو بدام حلقهٔ زنجیر گیسویش
مسلسل کن بتار عنبرین مویش دل و جان را

بده دل تا که محبوب جناب دلربا باشی
فدا کن جان به هجرانش که یابی وصل جانان را

بداغ بندگی نه داغ حسرت بر مه تابان
بسوز غم بسوزان سینهٔ خورشید رخشان را

نشین بر فرش تا همپایهٔ عرش برین باشی
نگون سر شو که سازی سرنگون گردون گردان را

مطلع

ز چشم خون فشان بی آبرو کن ابر گریان را
ز جوش دیدهٔ گریان بگریان برق خندان را

بیک چشم ارادت کن نظر در رنگ بد هر دم
بدان با وحدتش منسوب هر گبر و مسلمان را

بشهراه حقیقت نه قدم ای طالب مولی
بجو اندر مقام حق پرستی حق پرستان را

نمی بیند برغبت بر رخ گل عاشق رویش
هوادار سر کویش نخواهد سیر بستان را

نه دارا دعوی همپایگی دارد بدربانش
نه با مور ضعیفش همسری زیبد سلیمان را

نمیخواهد گدای درگهش اعزاز سلطانی
نجوید خاکسارش ارتفاع چرخ گردان را

نداری چون بطینت جوهر انسانیت مسرور
بانسانان چرا بد نام کردی نام انسان را

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

ذرا کھول آنکھیں تا تجھکو نظر آئے | خدا کی خلق میں خالق کا جلوا
اطاعت میں سدا رکھ پست گردن | کہ ہووے تون جہان میں بول بالا
کسی بندہ کی ملکیت نہیں ہے | حقیقت میں یہ ملک و مال و دنیا
بھر خانہ پھرا کرتی ہے دولت | کہیں پورا نہیں اُس کا ٹھکانا
سمجھ لیتے ہیں لیکن بعض نادان | اسے ناحق بھی ملک و مال اپنا
جو حق کے حکم سے گردن نہ پھیرے | وہی اچھا ہے ہر بندہ سے بندا
کبھی وہ ہو قیام بندگی میں | کبھی جھک جھک کرے طاعت کا سجدا
بدرگاہِ خدا پھیلائے رکھے | بشکل بندگان دستِ تمنا
نہ چھوٹا مرگ کے پنجہ سے رستم | نہ افریدون نہ اسکندر نہ دارا
کوئی پہونچا نہیں اُس گھر سے پیغام | نہ پھر جا کر کوئی آیا دوبارا
رہو ہر وقت مشغولِ عبادت | پکڑ عادت بہ تسبیح و مصلا
گنہ آجائیں جب اپنے تجھے یاد | بہت افسوس کرا اے مرد دانا
بہت سا رو بشکل ابر گریان | بہا آنکھوں سے پانی مثل دریا

ردیف | کوئی بندہ نہیں سرور ترا دوست
وگر ہے تو فقط مولا ہی مولا | ب

ذرہ شو تا نسبتے حاصل کنی با آفتاب | خاک رہ شو تا برندت از زمین تا آفتاب
باش اندر سجدۂ تسلیم خم مثل ہلال | در دو ہفتہ تا شود حشمت سراپا آفتاب
در طلب شو طالب یکرنگ یا مطلوب باش | قطرہ شو یا بحر جوشان ذرہ شو یا آفتاب
توبہ کن توبہ پشیمان شو کہ این در بستہ نیست | تا نگردد از رہ مغرب ہویدا آفتاب
بیشک از انوار لطف مہربان جزو و کل | پرتو افگن گردد از یک لمعہ صدہا آفتاب
ہست نور قدرتش روشن بہر پست و بلند | مینماید چہرۂ تابان ز ہر جا آفتاب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بنا کیا اگر یہ وارث بن گیا ملک سلیمان کا ۔۔۔ ہوا کیا اگر یہ نادان گنج قارون کا ہوا وارث
بجز خاک اُسکو کیا حاصل ہوا ہے دار فانی مین ۔۔۔ بھلا یہ بندۂ ناچیز ہے کس چیز کا وارث

کسی کے بھی نہ قبضہ مین رہی دنیاے دون سرور
ہزارون اسکے مالک بن چلے بے انتہا وارث

حق کے در پر بے دھڑک جائیے تو جائے مستغیث ۔۔۔ داد حق کی داد سے پائے تو پائے مستغیث
بندۂ محکوم کے کیون پاس جائے مستغیث ۔۔۔ جب کھلا دربار باری ہو برائے مستغیث
ہے وہی مشکلکشا مشکلکش ہے بندگان ۔۔۔ ہو وہی حاجت روا حاجت روائے مستغیث
عجز سے انصاف ملتا ہو وہان مظلوم کو ۔۔۔ عجز سے منظور ہوتی ہے دعائے مستغیث
آپ کرتا ہے عدالت حضرت پروردگار ۔۔۔ مان لیتا ہے وہ حاکم التجائے مستغیث

مطلع

موم کر دیتی ہے پتھر کو صدائے مستغیث ۔۔۔ جا پہنچتے ہین فلک تک نعرہائے مستغیث
مقتضائے عدل ہو جب مدعائے مستغیث ۔۔۔ کیون نہو حکم عدالت بر رضائے مستغیث
منہ سے بولے یا نہ بولے بندۂ اندوہناک ۔۔۔ گوش قدرت سے وہ سنتا ہے صدائے مستغیث
مستغیث اپنا پئیے خون جگر جب تک پیے ۔۔۔ کھائے غم مین لخت دل جب تک کھائے مستغیث
ذات باری سکی سنتی ہے برابر نالشین ۔۔۔ کیونکر اُس درگاہ سے محروم جائے مستغیث
راز دل اپنا ستمدیدہ کرے کس سے بیان ۔۔۔ اپنی حالت کسکو جا کر سنائے مستغیث

ردیف ۔۔۔ ج

کرسکے کیونکر زبان سے حال دل سرور بیان
بند زنجیرون مین ہون جب دست و پائے مستغیث

رات دن شام و سحر آئیگا تیرے کام سچ ۔۔۔ چاند سورج کی طرح روشن کریگا نام سچ
حق کا بندہ ہے اگر رکھے ہر گھڑی حق پر نظر ۔۔۔ جھوٹھ کا آخر ہے جھوٹھ اور سچ کا ہے انجام سچ
اپنے پایہ سے نہین گرتا ہے سچا آدمی ۔۔۔ راست بازون کیلیے ہو راہ استحکام سچ

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

الم

دیده بگشا و بچشم دل ببین اظهار روح | تا دہد جلوه بنور دیده ات دیدار روح

آب پاشی کن چو ابر از دیدهٔ گریان خویش | تا شود خندان به بستان تنت گلزار روح

کے شود دفع از اطبائے زمان آزار جان | از مسیحا کے شفا حاصل کند بیمار روح

بر نگن از دوش انبار تعلق اے عزیز | تا نگردد بار جسمت باعث ادبار روح

مطلع

خانهٔ تاریک دل کن روشن از انوار روح | سینه را گنجینهٔ اسرار کن ز اسرار روح

کن بسودائے محبت روز و شب سوداگری | تا بماند گرم در شهر تنت بازار روح

نه قدم بیرون ز خارستان تن ای عندلیب | کن نظر در لاله زار گلشن بیخار روح

شمع روشن کن درون دل ز نور معرفت | تا شود خاک وجودت مطلع انوار روح

عرشیان در گریه و روحانیان در حیرت اند | از صدائے نغمهٔ جانسوز موسیقار روح

جسم خاکی چون شود منکر ز وحدانیتش | شد ازین دعوی چو در روز الست اقرار روح

روح عاجز را مکن در بند عصیان مبتلا
رحم کن بهر خدا اسرور بحال زار روح

کریگا نکتہ وحدت کی کوئی کیا تشریح | ہے جسکی واحد مطلق ہی جا بنا تشریح

ہے ایک لفظ احد کی ہزارہا تشریح | الگ الگ ہین مضامین جدا جدا تشریح

وہ کیسا واحد مطلق ہے جسکی کثرت کی | کسی سے ہو نہ سکی آجتک صفا تشریح

بشکل شمع جلا دین دہین زبان اُسکی | گر اُسکی کوئی موحد کرے ذرا تشریح

دقیق نکتہ ہے نکتہ خدا کی عرفان کا | لکھے گا کیا کوئی تفصیل اُسکی یا تشریح

نہ سمجھے آدمی وہ بات کیا جہالت ہے | عزیز و کرتا ہو جس بات کی خدا تشریح

جو لکھنے پڑھنے سے باہر ہون رمز کی باتین | زبان خامہ کرے اُسمین کیا بھلا تشریح

کسی کو اپنی مصیبت کی مت دکھا تفصیل | کسی کو حالت باطن کی مت سنا تشریح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وقت مشکل سب کی لیتا ہی خبر بندہ نواز
پالتا بندون کو ہی شام و سحر بندہ نواز

ہی وہی مالک خدائے بحر و بر بندہ نواز
پادشاہ فرمانروائے خشک و تر بندہ نواز

اپنا بندہ جسکو خود لیتا ہے کر بندہ نواز
پھیرتا اسکو نہین پھر در بدر بندہ نواز

خوش نہین ہوتا کسی بندی سے غیر از بندگی
چاہتا ہے بندگی کو اس قدر بندہ نواز

ذرے کو سورج بنا دے خاک کو سونا کرے
مہربانی سے کرے جسپر نظر بندہ نواز

کوئی دشمن دشمنی دنیا مین کر سکتا نہین
ہو وے بندی کی حمایت پر اگر بندہ نواز

بیکسی مین بندۂ بیکس کا بنجاتا ہے کس
مرغ بے پر کو لگا دیتا ہے پر بندہ نواز

زور کمزورون کو کرتا ہے عطا پروردگار
بخشتا ہے بندۂ بے زر کو زر بندہ نواز

پالتا ہے اپنے بندون کو وہ رب العالمین
رحم کرتا ہی وہی ہر ایک پر بندہ نواز

مہربان اُس پر ہین سب جسپر خدا ہی مہربان
ہین اُدھر بندی بھی اُسکے ہی جدھر بندہ نواز

بندی سب ورد زبان کر لین ترے اشعار کو
مسرور ان مین اگر بخشے اثر بندہ نواز

فی الحقیقت وہ خدا ہے کارساز
انما بندون کے ہے ناز و نیاز

صدق و اخلاص و نیاز و عجز سے
پڑھ نماز اے بندۂ حق پڑھ نماز

باادب ہو کر جناب حق مین چل
کون تیرے اسجگہ سنتا ہے ناز

درگذر عزت سے اپنی اے عزیز
رکھ بخاک عجز سر اے سرفراز

مل اُسی کو جسکو ملنا چاہیے
اُن سے بچ ہے جنسے واجب احتراز

چھوڑ سب آلودگی اے سینہ صاف
جان و دلکو پاک رکھ اے پاکباز

ہاتھ کر کوتاہ مال و جاہ سے
چھوڑ حرص طول و امید دراز

فاش مت کر راز دارون کے بغیر
وقت حاجت بے ضرورت لکا راز

بر زبان لاتا نہین جز یاد حق
مرد عاشق صاحب سوز و گداز

عشق ذرون کو بنا دیتا ہے خور — عشق کر دیتا ہے کنجشکون کو باز
عشق سے دنیا مین شہرت پا گئے — خسرو و شیرین و محمود و ایاز
دوڑ ہر مطلب بر آری کے لیے — حملہ کر مثل سوار یکہ تاز
جب شکار آئے کوئی اچھا نظر — پنجہ کھول اور مار جنگل نکلے باز

ردیف — س

کیون یہ ہے نادان تعلق مین اسیر
کیون ہے سر در پاے بند حرص و آز

جیتے جی کرتا ہے کب دنیا سے دنیا دار بس — اپنے منھ سے گرچہ وہ کہتا ہے سو سو بار بس
زندگی مین جھگڑی جاتا ہی بڑھتا آدمی — دم نکل جاتا ہی جب ہوتی ہین سب تکرار بس
سخت مہلک ہی یہ بیماری ہوا و حرص کی — جانستان آزار ہی دنیا مین یہ آزار بس
ہی خدا ہی داروی درد دل درماندگان — ہی خدا ہی دستگیر بندگان زار بس
وقت مشکل ہے وہی ہر ایک کا مشکلکشا — اور غم و رنج و الم مین ہے وہی غمخوار بس
پردہ پوش خلق ہے وہ ایک ستار العیوب — واقف اسرار دل ہی ایک وہ دلدار بس
جاتے جاتے عمر جائیگی گذر اپنی تمام — آتے آتے دم یہ ہو جائیگا آخر کار بس
تجھ سے دنیا کی عمارت ختم ہونگی نہین — چھوڑ دے اسکو یہان بس کر دے ای معمار بس
کھا چکا دنیا کو تو اور تجھکو دنیا کھا چکی — اب تو کر اس سے خدا کے واسطے ای یار بس
سیر اس گلزار کی کر لے کہ بعد از چند روز — ختم ہو جائیگا گل اور موسم گلزار بس

اس تجارت گاہ مین کچھ کر لے مسرور لین دین
ہونے والا ہے یہ سودا ختم اور بازار بس

خدا کی ذات کو ہر ایک دم سمجھنا پاس — خدا نہ دور کہ ہے دل ربا ہمیشہ پاس
کبھی کہیں نہیں جاتا ہی گھر سے گھر والا — قیام رکھتا ہی بندہ مرکے اسکا مولا پاس
ہی نحن اقرب ارشاد ذات ربانی — خدا ہی بندہ کے پاس اور خدا کے بندا پاس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

بندگان حق اگر دیکھیں نگاہ تیز سے
لرزین فوراً آسمان کانپے زمین تھرای عرش

آسمان پر خاکساران زمین کرتی ہین سیر
خاکبوسان محبت چومتی ہین پاے عرش

عاجزی اس خاک کی منظور ہے حق کے حضور
ہے مناسب اُسکے پایہ سے اگر شرمای عرش

کھول دست عجز حق کے سامنے وقت دعا
تاکہ کھل جائین اجابت کے لیے درہای عرش

سر زمین پر ہے غنیمت جنکو فرش بوریا
فی الحقیقت دلمین وہ رکھتی نہین پرواے عرش

دیدۂ دل جسکے روشن ہین بنور ایزدی
کیا عجب ہے گر زمین پر بیٹھکر دکھلائے عرش

جاذب جذب محبت گر کشش پیدا کرے
فرش سے تجھکو اُٹھالیجائے وہ بالای عرش

خاک پر سر رکھ کہ جھک جائے فلک تیری طرف
رو خدا کے خوف سے تجھپر کہ برسای عرش

افتخار دو جہان ہے سرور عالم کی ذات
اُنکی پابوسی سے سرور کیون نہ عزت پای عرش

حق وہی سنتا ہے بندہ حق نیوش
کھل چکے جسکے کلام حق سے گوش

عمر کو مت کھانے پینے مین گذار
مت گنوا یہ دن بفکر ناؤ نوش

گھر بنا گر اس سرائے دہر مین
کس لیے رہتا ہے یہ خانہ بدوش

اس قدر سر کیون اُٹھاتا ہے حباب
خالی ہنڈیا اتنا کیون کھاتی ہے جوش

رکھ کسیکی بھی بدی پر مت نظر
دیکھ مت بندون کے عیب اے پردہ پوش

قطرۂ ناچیز دریا کی طرح
لون لگے برتنے یہ کرتا ہے خروش

کام بیہودہ کیون کرتا ہے تو
حق نے جب بخشا ہے تجھکو عقل و ہوش

کاٹ لیتے ہین زمانہ رنج کا
اہل تسلیم و رضا ہوکر خموش

زہر کا اُن کو اگر ملجائے جام
مثل شربت اُسکو کر لیتے ہین نوش

ان فرمان الٰہی جس طرح
مانتا ہے بندۂ حلقہ بگوش

دل مین کر ذکر خدا جس سے نہون

ردیف	سرور راد واقف زبان و چشم و گوش	ص

ہر دین و مذہب و ملت کا مقتدا اخلاص
فقط ہی راہ طریقت کا رہنما اخلاص

نہ تھا یہ عالم ایجاد جب نہ تھا اخلاص
کہ قصر عالم ہستی کی ہے بنا اخلاص

بنا خدائی کا محبوب مرد با اخلاص
خدا اُسی کو ملا جس کو مل گیا اخلاص

ہر ایک بات مین ملحوظ دوستی کر لے
ہر ایک کار کرے مرد کار با اخلاص

قیام جس سے محبت کو ہے قیامت تک
سرا ہے دہر مین ہے ایک صدق با اخلاص

حصول دولت و اقبال و مال کے خاطر
ہی صدق و راستی اکسیر و کیمیا اخلاص

مطلع

خدا کے بندون سے کر بندۂ خدا اخلاص
تمام دنیا سے گر بڑھ سکے بڑھا اخلاص

رکھ ایسا اہل محبت سے تو سدا اخلاص
کہ رکھین تجھ سے بھی سب یار و آشنا اخلاص

اگر ہے قید تعشق سے مخلصی منظور
گھٹا دے بغض و عداوت کو اور بڑھا اخلاص

بکار تجھکو ہے اخلاص دین و دنیا مین
کہ ہے ذریعۂ بہبود دوسرا اخلاص

بنائے خانۂ الفت ہے جس سے مستحکم
محبت ایک ہے رکن اسکا دوسرا اخلاص

کرے ہزار عبادت تو کیا ہے اے سرور
کہ ذات باری کو منظور ہے ترا اخلاص

در بدر اس آدمی کو بھیک منگواتی ہے حرص
جسکے گھر جاتا ہی اسکو دھکے دلواتی ہی حرص

حرص سے آنکھ اپنی بندہ کیسی کر لیتا ہے بند
اندھا بن جاتا ہی جسدم شکل دکھلاتی ہی حرص

پردہ پڑ جاتا ہی از خود اسکی عقل و ہوش پر
جسگھڑی دیدہ ہوکر روبرو آتی ہی حرص

جسجگہ جانا نہین ہوتا کبھی اسکو پسند
وان ہی بے عزت بنا کر اسکو لیجاتی ہی حرص

چھوڑتی باقی نہین کچھ آبرو و طمع کی
گالیان ہر دوست اور دشمن سے کھلواتی ہی حرص

حرص سے بدنام ہو جاتا ہی ہر اک نیکنام
صاحب عزت کو ذلت کیسی پہونچاتی ہی حرص

لعنت انسان مین عیب حرص ہے کیا سخت عیب — آدمی کی ذات مین کیا سخت بدذاتی ہی حرص

حرص کب مرتی ہی جب تک مر نہ جائے آدمی — جل دیکر دنیا سے جبتک اسکی کب جاتی ہی حرص

آنکھین اونچی اپنی کرسکتا نہین مزدِ حریص — اپنے ہمچشمون مین اسکو کیسی شرماتی ہی حرص

آدمی کو ایک دم لینے نہین دیتی ہی دم — گر کر حیران شرق سے تا غرب وڑاتی ہی حرص

کچھ نہین ہوتا نصیب اسکے بجز خار الم
جسکو سرور اپنا رنگین باغ دکھلاتی ہی حرص

خدا کے رستے مین رہبر بنا تو ایسا شخص — جو ہووے مرد موحد کوئی یگانہ شخص

اسیر دام تعلق نہو جو دنیا مین — وہی ہے سارے زمانہ مین ایک دانا شخص

تمام لوگون کو اچھا وہی سمجھتا ہے — جو اچھے شخص نہین ہوتا ہے آپ اچھا شخص

بغیر ذات الٰہی غریب بندون کو — نہ دینے والا کوئی ہے نہ لینے والا شخص

رہائی پائی ہو جس نے اجل کے پنجہ سے — ہوا نہ ایک بھی ایسا جہان مین پیدا شخص

خبر نہین ہے خدا کی خدائی کی جسکو — ہے خالی عقل سے وہ بے شعور کیسا شخص

اٹھالے بار عبادت جو اپنی گردن پر — ہزارون بندون پہ بھاری ہے وہ اکیلا شخص

غرض سے خالی کسی سے جو دوستی رکھے — نہ ایسا پہلے سنا ہے نہ کوئی دیکھا شخص

کرے جو دوستی سب سے وہی ہے پورا دوست — جو پیار رکھے زمانہ سے ہے وہ پیارا شخص

ملے بعالم ایجاد ہمکو کیا کیا لوگ — دکھائے صانع اکبر نے ہمکو کیا کیا شخص

وہ دم بھی آئیگا سرور فقط کسی دم مین
کہینگے لوگ کہ اب مرگیا فلانا شخص

ردیف ض

خود غرض خود مطلبون سے کچھ بھی مت رکھنا غرض — رہنا ان اہل غرض سے بے تعلق لاغرض

بے غرض رکھ نیک و بد سے دوستی اے دوستدار — چھوڑ ارباب غرض سے ہو کے بے پروا غرض

اپنے بیگانے زمانے کے غرض کے یار ہین — رشتہ دارون مین فقط ہے منعقد رشتہ غرض

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کام مین اپنے سدا ہشیار یہ سرمست ہے — اپنے مطلب کا ہے دیوانہ یہ دیوانہ فقط
طالب حق کو فقط حق سے تعلق ہے مدام — اپنے بیگانہ سے رہتا ہے وہ بیگانہ فقط
گل نہین آتے نظر ہر وقت اس گلزار مین — چار دن آباد رہتا ہے یہ ویرانہ فقط
اور کیا حاصل ہے اس دنیا سے دنیا دار کو — ہے نصیب اس بندۂ غمگین کے غم کھانا فقط
دوستان حق کی ہے مردان حق سے دوستی — بندے رکھتے ہین خدا سے اپنا یارانہ فقط
فی الحقیقت سب کا حاکم ہے خدا گر حکم سے — جان و دل سے جسنے فرمان خدا مانا فقط

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے نکتۂ توحید کو
کام ہے سرور کا بے سمجھو نکو سمجھانا فقط

نکال انکو جو ہین موجود اغلاط — ترے اعمال نامہ مین بافراط
نشان پایا نہ وحدت کا کسی نے — گئے سب ڈھونڈھتے سقراط و بقراط
کرے جو وقت پر حق کی عبادت — ادا کرتا رہے قرضہ کی اقساط
وہ اچھے بندو نہین اچھا ہے بندہ — جوانمردون مین ہے وہ مرد محتاط
ترا دامان ہے سارا پارہ پارہ — بھلا کب اسکو سی سکتا ہے خیاط
نہ ٹل سچ بولنے سے سچے بندے — اگر مارا بھی جائے مثل سقراط
گنہ سب بخشوا اپنے خدا سے — کیے ہین جو بیان تونے بافراط
پشیمان ہو پشیمان ہو پشیمان — کہ ہے توبہ سے ممکن انکا اسقاط
نہ دے ہرگز طبیعت کو بگڑنے — برابر رکھ ہمیشہ اپنی اخلاط

سنوار اس گل کو سرو رشک گلگون
کر اس لکڑی کو سیدھا مثل خراط

ہو سکے کیونکر خدا کے علم پر بندہ محیط — کنہ ذات حق پہ ہو کیونکر قیاس اسکا محیط
دائرے سے اسکے باہر رکھ نہین سکتا قدم — اسقدر ہے مرد دنیادار پر دنیا محیط

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہر قدم پر جسکا ہوتا ہو عیان نقش قدم | پھر نہین ملتا ہمین باعث ہی کیا اُسکا سراغ

حق کا کیونکر پائیگا سرور پتا اس راہ مین
جب تلک پہلے نکالیگا نہ تو اپنا سراغ

دلمین کر روشن محبت کا چراغ | کرلے سوز دل سے سینہ باغ باغ
دلکو خوش کرلے گلون کو دیکھ کے | باغ کی کر سیر ہو کر باغ باغ
دلمین بھر دے سر بسر عرفان کا نور | تاکہ ہو اُس سے ترا روشن دماغ
کر مقرر بندگی کے واسطے | اپنے وقتون سے کوئی وقت فراغ
بندۂ خاکی کا کس رتبے پہ ہے | دوستو عرش معلّی پر دماغ
اہل دولت کسلیے ہوتا ہی خوش | بیٹھکر مردار پر مانند زاغ
اپنے رہبر کے قدم پہچان لے | تاکہ بتلائے تجھے اُسکا سراغ
حق کا عاصی بنکے نادان آدمی | کیون لگاتا ہے صفا چادر کو داغ
کام کر ایسا کوئی جس سے رہے | حشر تک روشن ترے گھر کا چراغ
تازہ ہر موسم ترا گلزار ہو | پھولتا پھلتا رہی ہر وقت باغ

چھوڑ دو محفل صراحی توڑ دو
عمر کا اب بھر چکا سرور ایاغ

یہ کیسا باغ ہی دنیا کا ایک عمدہ باغ | کہ دوسرا نہین ایسا بھلا ز پھولا باغ
ہی اُسکا نقشہ سراپا بہشت کا نقشہ | ہے عین گلشن جنت کا یہ نمونا باغ
بجز نکالے نہ نکلا وہ اس گلستان سے | بچشم غور یہ سر سبز جسنے دیکھا باغ
بہر بہار بدلتا ہے ڈھنگ یہ گلشن | نرالے رنگ دکھاتا ہی یہ ہمیشا باغ
کبھی بہار کبھی ہے خزان گلستان مین | کبھی ہے پھولتا گلشن کبھی ہی پھلتا باغ
ہزارون بلبلین اور سیکڑون ہین گل اسمین | نہین ہے بلکہ کوئی اور اس سے اچھا باغ

گرایسی منصفی جاری کہ تیری ذات سے ہو
جگہ جگہ پہ عدالت مکان مکان انصاف

جہان دو آدمی آپسمین لڑنے کو بیٹھین
کھڑا ہو تیسرا تو بن کے درمیان انصاف

جھکا جب ایک طرف پلہ تل چکا پورا
تعصب آیا تو پھر رہگیا کہان انصاف

مطلع

خدا کے واسطے ہر وقت کر بیان انصاف
کہ صاف کردی کدورت سے جسم و جان انصاف

کبھی ہو پردۂ دل مین ترے نہان انصاف
کبھی زبان سے تکلم مین ہو عیان انصاف

خیال ظاہر و پوشیدہ رکھ عدالت پر
کہ دل بھی ہو ترا انصاف اور زبان انصاف

ہمیشہ شاد ہین وہ لوگ جو کہ منصف ہین
وہ ملک رہتا ہی آباد ہو جہان انصاف

ستم سے کسطرح راضی ہو کوئی دنیا مین
کہ چاہتا ہے خداوند دو جہان انصاف

تو کون چیز تھا پہلے بنا ہے اب کیا چیز
ذرا تو دل مین گرا ای مرد نکتہ دان انصاف

ہر ایک کام مین انصاف چاہیے سرور
ہر ایک بات مین لایق ہی بیگمان انصاف

سینہ رکھ اپنا صفا ای سینہ صاف
دور کر دل سے کدورت کا غلاف

خود بخود پہونچیگا تجھکو تیرا رزق
گرچہ پنہان ہوگا زیر کوہ قاف

باوجود بندگی کیونکر کرے
بندہ فرمان خدا سے انحراف

رکھ ہمیشہ کلمۂ توحید کا
بر زبان اقرار و دل مین اعتراف

فرد دولت گر تجھے مطلوب ہے
کفر کا کر دور لوح دل سے کاف

جب تلک ہے زندہ مت لا بر زبان
کفر و بہتان و دروغ و کذب و لاف

راستبازونکے مخالف ہو وہی
جسکی ہو تقریر حق کے برخلاف

صورت دلدار صاف آئے نظر
ہو اگر آئینہ روشن سینہ صاف

پھر نہ آئیگا تو جبدم سوئیگا
اوڑھ کر اس خاک کا سر پر لحاف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بزنگ زر دو آہ سرد جھٹ پہچانا جاتا ہے
ہزاروں پردہ نہین چھپتا کبھی سرّ درِ اگر عاشق

اگر مطالعہ دفتر وحدت کا میسر ہو ہر ورق — پہلے جسکا قل ہو اللہ احد ہے سر ورق
خوشنویسان محبت نسخۂ توحید کا — در بغل لکھ کے رکھتے ہین آب زر ورق
تیرے دفتر کا بگڑ جاتا ہے سارا انتظام — جب کتاب جسم کے ہو جائینگے ابتر ورق
پتا پتا دفتر وحدت ہے اس گلزار کا — فرد ہی وحدت کا اسکے ہر شجر کا ہر ورق
گھر مین کیون اتنی کتابین جمع کر رکھتا ہے تو — رات دن کیا لیگا آخر ان کے اُلٹا کر ورق
صفحۂ دل کی تو دھو کر سیاہی دور کر — نامۂ اعمال کی دھو دے بچشم تر ورق
خاکساری کے مضامین لکھ کہ مانند غبار — اڑ کے جا پہونچین تری نامی کے گرد ہر ورق
علم وحدت کا عجب سینہ بسینہ علم ہے — اب تلک جسکو نہین لکھا کسی نے بر ورق
کوئی سالک راستہ بے رہنما پاتا نہین — کوئی کاتب لکھ نہین سکتا ہی بے مسطر ورق
محو ہونیکا نہین خط سے ترے حرف بدی — جب تلک رو رو کے اُس غم مین نکر تر ورق

جانتے ہین اُس کو مردان خدا تعویذ جان
حمد مین لکھے ہین جتنے تو نے ای سرور ورق

تعلق کا نہو دنیا مین مشتاق — رہو اے مرد حق اس جہت سے طاق
نہ پھر اقرار سے جو کر چکا ہے — رہو قایم بعہد روز میثاق
لگا دل پر نفی اثبات کی چوٹ — بنا لے سینہ اپنا سنگ چقماق
سیاہی ساری دھلجائے تو ہو جائے — با نوار الٰہی سینہ براق
بعشق حق دلیرانہ کیا کر — سدا جانبازیان مانند عشاق
عبادت کر عبادت کر عبادت — کہ راضی ہو تری خدمت سے خلاق
چکا دے آج سب کا لینا دینا — حساب ہر ایک کا کر ڈال بیباق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہین بہر حالت وہ اپنے حال سے برگشتہ حال — کسقدر ابتر ہے حال ہنرمندان آجکل
بندگی کر بندگی کر بندگی کر بندگی — وقت ہے یہ وقت فرصت کا مری جان آجکل
آجکل کا وقت کار آمد ہے تیرے کام کر — دن کمائی کے فقط ہین مرد نادان آجکل
بندگی کرتا نہین کسواسطے اے ناتوان — ہین گے سب موجود جس حالت مین سامان آجکل

سرور ناخوانده دکم کو خدا کا شکر ہے
مشتہر اہل سخن مین ہے سخندان آجکل

دل بنا رہبر کہ دلبر تک تجھے پہونچائے دل — چل اُسی رستہ پہ جو رستہ تجھے دکھلائے دل
جا ادھر اے بیخبر تجھکو جدھر لیجائے دل — کر عمل اُس حکم پر جو کچھ تجھے فرمائے دل
جسکو دل چاہے قرار کہہ جاہ اُس دلدار کی — جان و دل اُسپر فدا کر ڈال جسپر آئے دل
گر کدورت سے صفا دل کو کہ بنکر آئینہ — صورت دلبر بہر صورت تجھے دکھلائے دل
دل ہے تیرے بیدلی کی کام جب ہو نگین — اہل دل کے روبرو کیونکر نہ وہ شرمائے دل

مطلع

کیون نہ اُس مرد خدا کا استقامت پائے دل — خوف حق سے جسکا کانپے جسم اور تھرائے دل
دل ہی اپنا باعث ذلت اگر ہو جائے دل — جان کا دشمن اگر بنجائے دلربائے دل
کیونکر اپنی تیز رفتاری سے لغزش کھائے دل — ہو اگر مضبوط بر راہ طریقت پائے دل
جان بھی دیگر اگر جانان ملے کچھ غم نکو — پائے دل دیکر اگر دلبر نکر دوائے دل
بیٹھے بیٹھے گھر مین بیت اللہ کا کر لین طواف — کعبہ مقصود جنکے جسم مین بنجائے دل
اپنے ذکر و سے نیا ڈھنگ ذریعہ کام کا — تا کہ حق سے دولت عرفان تجھے دلوائے دل

توڑ دے زنار کفر اور بت پرستی چھوڑ دے
یہ بھی ... کعبہ ہے تیرا بنجائے دل

بشنو ... نقشبند الہی جل جلالی — کہ ہو تجھ کو منزل مقصد یہ فی الحال

غم ماضی و استقبال کر دور | غرض رکھ حال سے ای صاحب حال
برا آخرت بھیج اپنی دولت | کہ کام آئے تیرے وہ وقت پر مال
پیر ہا ہین اگر دل سے کرے دور | نہو بیکا تیرا دنیا مین اک بال
الف بنکر اطاعت مین کھڑا ہو | جھکا سجدے مین گردن صورت دال
اڑے کیونکر باوج معرفت دل | کہ ہین کترے ہوئے اسکے پر و بال
کوئی دن کے لیے ہوا ہے سرافراز | یہ فر افسری و تاج اجلال
کہان اسکندر اور دارای دولت | کہان رستم جو انمرد اور کہان زال
سرا ہے دہر مین رہنا ہے تجھکو | کوئی دن یا مہینہ یا کوئی سال
ہے تعبیر آنے والا ایک روز | کہ ہوگا حال سے ابتر ترا حال
یہ آنکھین دیکھنے سے عاری ہونگی | زبان ہوجائیگی ہر بات سے لال
تو سوتا ہوگا اور آیا کرینگے | ہزارون زلزلے اور لاکھون بھونچال

ردیف | بدرگاہ خدا ہے حال مطلوب
نہ لیگا کام ای سرور دہان قال | م

اگر تو کام کا بندہ ہے ہر گھڑی کر کام | کہ اہل کار سمجھتا ہے سب سے بہتر کام
ہر ایک کام مین کر سعی ایسی پہلے سے | کہ پلے خوبی سے انجام انتہا ہر کام
فقیر عجز سے لیتا ہے مطلب اور زردار | نکالتا ہے ہمیشہ بقوت زر کام
عزیز و حق کی عبادت بہت ہی مشکل ہے | ہے بندگی کا بہت سخت اور بہتر کام
نئے نئے ہین زمانہ مین شغل اب جاری | نرالے دنیا مین ہوتے ہین آج گھر گھر کام
اسی کو دوست سمجھ اپنا جو کہ کام کرے وقت | سنوارے دل کی محبت سے تیرے یکسر کام
علاقے سب ہین ترے دمبدم ترقی پر | ہین گھٹتے جاتے ترے دن بدن برابر کام
اخیر ہنا تمہ ہوجائیگا ترا لیکن | نہ ہونگے تیری ضرورت کے ہرگز آخر کام

خدا کی بندگی کا اپنے نفس سرکش سے　　اگر تو بندۂ حق ہے تو لے برابر کام
رکھ اپنے کاموں میں شام و سحر خبرداری　　مبادا جہل سے ہو جائیں سارے ابتر کام

بھروسا ذات الٰہی پہ چاہیے تجھکو
خدا سنواریگا از خود ہی تیری سمرو کام

قیام تھا ترا پہلے کہاں نہیں معلوم　　اب آ گیا ہے کہاں سے یہاں نہیں معلوم
ہے کیسا بھولا ہوا آدمی معاذ اللہ　　کہ جسکو اپنا ہی پورا نشان نہیں معلوم
نہ پہلے گھر کی خبر ہے کچھ اس مسافر کو　　جہاں یہ جائیگا وہ بھی مکان نہیں معلوم
کہاں سے آئے ہیں یہ قافلے خدا جانے　　کہاں کو جاتے ہیں یہ کاروان نہیں معلوم
کہاں ہے تخت سلیمان و تاج اسکندر　　کہاں ہے دولت نوشیروان نہیں معلوم

مطلع

کدھر کو جسم سے جائیگی جان نہیں معلوم　　یہ خاک اُڑتی پھریگی کہاں نہیں معلوم
مریگا کون گھڑی تک رہیگا زندہ کون　　کسیکو غیب کا یہ داستان نہیں معلوم
یہ بندہ ذکر الٰہی کے واسطے دم بھر　　ہلاتا کیوں نہیں اپنی زبان نہیں معلوم
کدھر گئے ہیں خدا جانے اُڑکے ہوش اسکے　　اور عقل جاتی رہی ہے کہاں نہیں معلوم
عزیز وحدت و کثرت کا کیسا مسئلہ ہے　　کہ جسکا اہل زبان کو بیان نہیں معلوم
سوا اسکے پردہ سے واقف کوئی فرشتہ ہے　　کسی بشر کو یہ راز نہان نہیں معلوم

تم آج حال کی حالت میں خوش رہو سرور
کہ کل کا حال کسیکو میاں نہیں معلوم

عزیز دنیا کا بیفائدہ ہے کھانا غم　　کہ ہر ٹھکانے سے اسکا ہے بے ٹھکانا غم
کر اپنی فکر کہ ہو تیری شکر دنیا کو　　غم اپنا کھا کہ ترا کھائے سب زمانا غم
عزیز دنیا میں کم ہنسنا اور بہت رونا　　گھٹانا اسکی خوشی دمبدم بڑھانا غم

ہر ایک طرح کا غم کھا کے جان غمگین کو | لگا نہ لینا بہر حیلہ و بہانا غم
رہا ہمیشہ ہی روتا یہ بندۂ غمگین | گیا نہ دل سے کبھی اسکے یہ پرانا غم
جب اسکی روزی کا مقسوم آب و دانہ ہے | پھر اسکا کسلیئے کھاتا ہے مرد دانا غم
غم عیال سے جی جیتے جی چھڑا ایسا | اخیر گور مین لیکر نہ اُلٹا جانا غم
خوشی نصیب ہے اُس خوش نصیب کی آخر | بوقت غم بھی غنیمت ہے جسنے جانا غم
فراخی تنگی سے ملتی ہے حق کے بندون کو | خوشی و عیش و مسرت کا ہو خزانا غم
خدا کے واسطے اس غم سے جان بچا لینا | نہ پینا خون جگر اپنا اور نہ کھانا غم

کبھی نہوگا کسی غم مین مبتلا سرور
اگر خدا ہی کا رکھے کوئی لگانا غم

رہ راستی سے اُٹھا مت قدم | ہو باقی ترا جب تلک دم مین دم
عبادت کا رکھ اسقدر سر یہ بار | کہ گردن رہے تیری سجدے مین خم
قدم ایسا رکھ راہِ اخلاق پر | کہ دونون قدم اس جگہ جا مین جم
رقم نام حق صفحۂ دل پر کر | نگون کرکے سر اپنا مثل قلم
ذرا کھول کر اپنی آنکھون کو دیکھ | عیان حق کا جلوہ ہے ہر دیر و حرم
گذارنے دن عمر کے چند روز | با خلاق و آداب و لطف و کرم

مطلع

نرکھ دل مین کچھ مال و دولت کا غم | ملے بخشش تجھکو کہین یا کہ کم
خبردار دنیا کی خاطر نہو | مقید بزندان رنج و الم
کہان بندہ مولی کا پابند ہے | بزنجیر دینار و دام درم
ہین دنیاے فانی کی سب لذتین | بظاہر لذیذ اور باطن مین سم
یہ بندہ خدا کا گنہگار رہو | ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو ذوق و شوق محبت مین مست ہتے ہین / انھین سے ذکر الٰہی کا ذائقہ پوچھو
وہ چاہے زندہ کرے یا کہ قتل کر ڈالے / تم اُسکا کوئی سبب اور نہ ماجرا پوچھو

جب ایک مل گیا ہے پوچھے تمکو اے سرور
اسی پہ ٹھہرے رہو پھر نہ دوسرا پوچھو

ڈھونڈھتا پھرتا ہی جسکو چار سو / حاضر و ناظر ہے تیرے روبرو
کھولکر آنکھین اگر دیکھیگا تو / حق تجھے فی الفور دکھلائیگا رو
پائیگا کب گنج عرفان بے تلاش / جستجو کر جستجو کر جستجو
دل کسی سے بھی غیر از ذات حق / رکھ نہ کچھ دل مین بجز حق آرزو
بندۂ حق ہے اگر اے نیک نام / نیک و بد سے رکھ ہمیشہ نیک خو
دل سے تو دشمن کسی کا بھی نہ بن / تاکہ تیرا بھی نہو کوئی عدو
رکھ تعلق خاک سے ای خاکسار / تا نہو برباد تیری آبرو
سب کے گھر ہو ایک ہی روشن چراغ / ایک سورج جلوہ گر ہے چار سو
مت پھرو ماری طمع کی مت پھرو / جابجا خانہ بخانہ کو بکو
غیر کے در پر نہ کر جا کر سوال / مانگ اپنے حق سے دل کی آرزو
جانا اس دنیا سے ای نامہ سیاہ / روبرو خالق کے ہو کر سرخرو
آج آب دیدۂ نمناک سے / دھولو اپنے نامۂ اعمال کو
ظاہر و باطن رہو مشغول حق / فکر یہہ دل مین زبان پر ذکر ہو
خالق اکبر کی بخشش سے نہو / نا امید اے بندۂ عاصی کبھو
کیونکہ لکھی ہے کلام اللہ مین / تیری بخشش کی سند لا تقنطو
ایسی محویت سے کر ذکر خدا / جس سے بنجائے زبان ہر ایک سو

فضل ربانی سے یہ کب ہے بعید

گرے نہ عجز تو پھر کیا کرے یہ بندۂ زار ضعیف کتنا ہے عاجز ہے کسقدر بندہ
بغیر مانگے بھی دیتا ہے وہ خدای کریم ہمیشہ کرتا ہے کیون اتنا شور و شر بندہ
خدا کو چھوڑ کے ہوتا ہے بندوں کا محتاج یہ کیسا عقل سے خالی ہے بیخبر بندہ
خدا کے سامنے پھیلائے ہاتھ حاجت کے خدا کے روبرو جا کر جھکائے سر بندہ
سرائے دہر سے جلد لیگا قافلہ سارا کوئی نہ آئیگا پھر اسجگہ نظر بندہ

رکھ ایسا بندون سے خلق و محبت اے سرور
کہ تجھکو یاد کرے بعد مرگ ہر بندہ

خدا پہ رکھتا ہے ہر صاحب یقین تکیہ کہ اُسکا حق کے سوا کوئی بھی نہین تکیہ
فقیر مولی کے خانہ بدوش رہتے ہین نہ اُنکا کوئی مکان ہے نہ ہے کہین تکیہ
وہ بیٹھ جاتے ہین بس جا بہ پھر نہین اُٹھتے وہین مقام بنا لیتے ہین وہین تکیہ
نہ فرش کی ہے ضرورت نہ حاجت قالین نہ چاہتے ہین وہ مسند نہ نازنین تکیہ
نہ بالاخانہ کی خواہش نہ آرزو گھر کی کہ کافی اُنکے لیے ہے فقط زمین تکیہ
عجب ہے صاحب حق کا بھروسا باطل پر غضب ہے دنیا پہ کرلے گر اہل دین تکیہ
مکان عالم فانی ہے ایسا بے بنیاد کہ اُسپہ کر نہین سکتا کوئی مکین تکیہ
نہ اپنے مال پہ رکھے تسلی صاحب مال نہ اپنے حسن پہ باندھے کوئی حسین تکیہ
پیادہ پھرتے ہین وہ آج در بدر جو لوگ لگا کے بیٹھتے تھے کل بہ پشت زین تکیہ
پکڑ کے تجھکو اُٹھا وینگے جبکہ مسند سے سنبھال لیگا کوئی اور جانشین تکیہ
ہوگا بندون کا محتاج دار دنیا مین اگر خدا ہی پہ رکھے یہ کمترین تکیہ

گذرنے والا زمانہ ہے عمر کا اسیر
نہ کرکے بیٹھنا اے سرور حزین تکیہ

ہمیشہ جسکا رکھتا ہے خداوند جہان پردہ کوئی بدخواہ اُسکا کھول سکتا ہی کہاں پردہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

	[illegible] [illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible] [illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible] [illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible] [illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible] [illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible]	

[illegible]

[illegible]

[illegible]		[illegible]
[illegible]		[illegible]
[illegible]		[illegible]
[illegible]		[illegible]
[illegible]		[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

	[illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]
	[illegible]	
[illegible] [illegible]		[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]
[illegible]	
[illegible]	
[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]
[illegible]	
[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]
[illegible]	
[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]
[illegible]	
[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]
[illegible]	
[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]
[illegible]	

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

ہینگے مردان دلاور حسرت ارمان مین — زندہ دل سب کاٹتے ہین زندگی زندان مین
رستم جنگی ہین ٹھنگے آجکل میدان مین — آجکل موتی لٹکتے ہین گدھونکے کان مین
ہین بچارے آدمی سر در گریبان آج کل

صاحب دولت جو تھے اب ہین غلام کمترین — پوچھے جو جاتے تھے اُنکو پوچھتا کوئی نہین
مانگتے ہین دربدر دنیا کی خاطر اہل دین — آجکل ہین مسند دولت پہ حیوان جانشین
وحشی بنکر پھرتے ہین آوارہ انسان آجکل

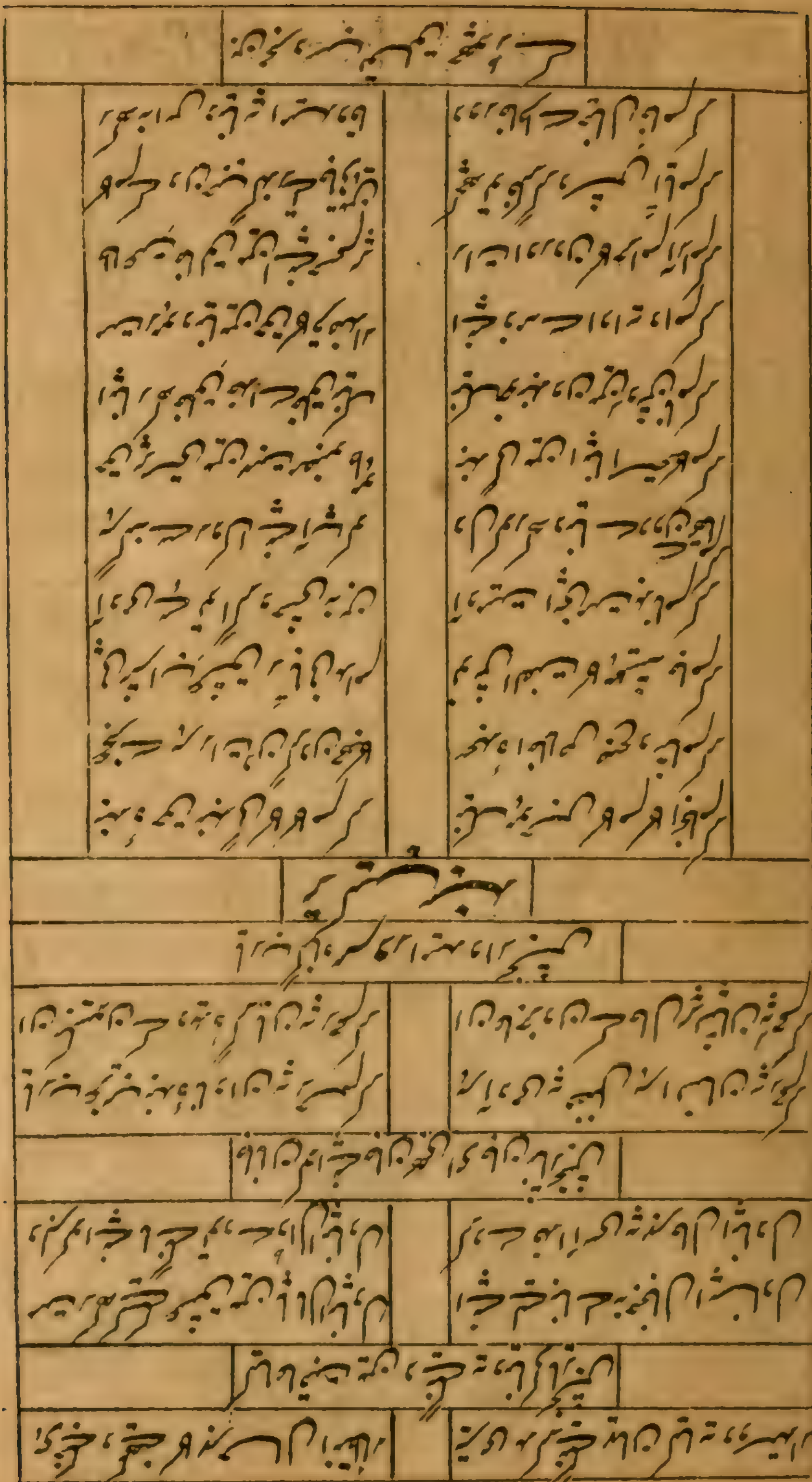
ہین جو شاگردان شیطان اولیا کہلاتے ہین — روسیاہان جہان سینہ صفا کہلاتے ہین
تیرہ باطن لوگ مردان خدا کہلاتے ہین — رہزنان راہ مولی رہنما کہلاتے ہین
چور ہین گنج سلامت پر نگہبان آج کل

اب ہے اس کارگاہ دہر مین ہوتے ہین کام — تازہ نقشے کھینچے جاتے ہین یہان ہر صبح و شام
صورتین اپنی بدل بیٹھی ہے خلقت خاص و عام — جابجا شکلین نئی دکھلائی دیتی ہین تمام
تازہ آتے ہین نظر دنیا مین سامان آج کل

آج کل عاجز شریفون پر مصیبت ہے کمال — اپنے اندیشے سے افزون ہے انھین رنج عیال
شب کو زندان الم ہے دن کو زنجیر ملال — ہین بہر حالت وہ اپنے حال سے برگشتہ حال
کسقدر ابتر ہے حال دردمندان آج کل

چاہتا بندون سے ہے وہ بندہ پرور بندگی — مرتبہ ہے سب سے اعلی سب سے برتر بندگی
بندۂ ناچیز کو ہے سب سے بہتر بندگی — بندگی کر بندگی کر بندگی کر بندگی
وقت ہے اب وقت فرصت کا مری جان آجکل

بندگان بارگاہ حق مین روشن نام کر — نوش خالق کی محبت کا ہمیشہ جام کر
بندہ بنکر بندگی کا کام صبح و شام کر — آجکل کا وقت کار آمد ہے تیرے کام کر
دن کمائی کے فقط ہین مرد نادان آج کل



[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خاتمۃ الطبع

ہر وقت مین تائید افضال سرمدی اور امداد ایزدی کی درکار ہے کہ اُسی کے افضال بیہمال
سے اکثر کتب ہر ایک علم و فن کی اس مطبع نامی مین طبع ہوئین کہ جس سے جوہر لیاقت
اور مادہ قابلیت علمی ہر مصنف کا علے قدر مراتب عالم پر آشکار ہوا سچ ہے کہ ہر ایک کی
صلاحیت طبع جداگانہ ہی کیسکے طرز سخن کا اور ہی رنگ ہے کیسکی بول چال شوخی انداز کلام کا
نرالا ہی ڈھنگ ہی مگر ہر ایک سخن کے آشنا جامعیت فنون مین یکتا کم ہونگے جیسے
کہ مجموعۂ کمالات سخنور صاحب فکر ارجمند زبان آور مرتفی معارج کمالات بلند کلیم طور سخندانی
عندلیب گلستان خوش بیانی متصف لمجاہد باطنی و ظاہری مفتی غلام سرور صاحب
لاہوری ہین صاحب تصنیفات کثیر جنکی تصانیف سے بہت کتابین اس مطبع مین طبع ہوئین
اور بڑی خواہش سے بکین مثل گلدستہ کرامات خزینۃ الاصفیا۔ گنجینہ سروری معروف
بہ گنج تاریخ مخزن حکمت۔ اخلاق سروری۔ گلشن سروری بہارستان معروف بہ گلزار شاہی
لغات سروری۔ حدیقۃ الاولیا۔ دیوان سروری مدحیہ حضرت محبوب سبحانی۔ دیوان
نعت سروری سبحان اللہ کیا تیسرا دیوان تصنیف فرمایا ہی نئی روش کی غزلین ردیف
دار اور مخمسات کا چمنستان کھلایا ہے جسمین حمد خداوند حقیقی کو اور مضامین سلوک و تصوف
اور ترک علائق دنیائے دون کو کس حسن بیانی سے نباہا ہے اور دولت پند و نصائح
اور ترغیب عبادات کے حصول کے لیے یہی دیوان گویا بمنزلہ منادی ہی جسکا نام دیوان
حمد ایزدی ہے۔ اور حق بھی یہی ہے کہ شاعری وہی مقبول اور مختار ہے جسمین حمد خداوند
عالم جل جلالہ و جل شانہ اور نعت حضرت رسول محبوب پروردگار ہے یا جو شعر منقبت
آل امجاد اور عترت اطہار اور متضمن مدحت اصحاب اخیار حضرت سید ابرار ہے کیونکہ دنیا
مین ایسی شاعری حصول سعادت اور برکت کا ذریعہ ہے اور آخرت مین وصول بہشت
اور نجات کا وسیلہ ہے ایسی ہی شاعری برگزیدہ اور پسندیدہ ہے اور فاعل اُسکا

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تاریخات طبع

ازافضل الاماثل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع

لکھا شرور نے یہ دیوان حمد و نعت مین ایسا
کہ جسکی بزم اہل قال مین تعریف بیحد ہی
تفکر تم عبث کرتے ہو فکر سال ہجری مین
لکھو عاقل انکو حمد خدا و نعت احمد ہی

سنہ ۱۳۲۷ ہجری

ازمولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی محافظ عملہ تصحیح

یہ دیوان جو ہے حمد اور نعت مین
تو دیوانون مین سب سے بڑھکر یہ ہے
نہ کیون سربرآوردہ ہو اسکی نظم
کہ مشہور تصنیف شرور یہ ہے
تصانیف ہے اسکی مطبوع کُل
حقیقت مین اعلی سخنور یہ ہے
ہوئی سال تاریخ کی مجھکو فکر
کہ اب مشغلہ میرا اکثر یہ ہے
لکھا مینے حامد یہ مصراع طبع
چھپا خوب دیوان بہتر یہ ہے

سنہ ۱۳۲۷ ہجری